مستفیضان کمال میں مصروف رکھتے تھے، قبول نہ کیا۔ جب تقاضائے موفور احیان مختلفہ میں حکام کی طرف سے وقوع میں آیا اور بجد ہونے بسبب قناعت کے ایک امر جزوی کی طرف قانع ہوکر عہدہ مدرسی مدرسہ شاہجہان آباد قبول فرمایا۔ از بسکہ ایثار وکرم جبلی تھا۔ سو روپیہ کی تنخواہ ان کو ہرگز کفایت نہ کرتی تھی اور خدمت فقراء ومساکین سے کسی وقت اپنے تئیں معذور نہ رکھتے تھے، بقدرے وورمے وسخنے۔ مرزا بیدل نے خوب کہا ہے۔ رباعی

بیدل دارد زطبع اہل ہمت — آثار سخا جلوہ بچندیں صورت
با بے خرداں پند وبمحتاجاں سیم — با خوردان لطف وبا بزرگاں خدمت

عمر آپ کی قریب ستر برس کے تھی اور آخر عمر میں ارادہ بیت اللہ کا کیا۔ چونکہ ہر ارادہ پر ارادہٗ اللہ غالب ہے مرض صعب میں مبتلا ہوئے اور احرام کعبہ معنوی یعنی دیدار فیض انوار شاہد حقیقی باندھ کر دار آخرت کو راہی ہوئے۔ آپ کی وفات کو تیرہ چودہ برس کا عرصہ گزرتا ہے۔ بسبب کثرت توغل علوم دینیہ اور مباحثات علمی کے انشائے نظم کی طرف بہت متوجہ نہ ہوتے تھے مگر تکلیف خطاب اور بپاس جواب سے گاہ گاہ نثر عربی کا اتفاق ہوتا تھا۔ ازاں جملہ یہ رقعہ دستیاب ہوا کہ لکھا:

رقعہ عربی

اسرب القطا ھل من یعیر جناحہ — لعلی الی من قد ھویت اطیر

مولوی عبدالحق اور مرحوم کے حصے میں آئیں، جو مولوی عبدالرشید (راشد الخیری) کے دادا اور میرے خسر تھے، چونکہ یہ خاندانی اثاثہ تھا مجھ کو ان کتابوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو کوئی کتاب عربی یا فارسی کی نہ تھی جس پر مولوی عبدالخالق کا تحشیہ نہ تھا۔ یہاں تک کہ مثنوی بدر منیر جس سے مولوی صاحب کی وسعت معلومات کا ثبوت ملتا ہے اور اس بات کا کہ اگلے بزرگ علم کو علم سمجھ کر سیکھتے تھے۔

مولوی رشید الدین

مولوی رشید الدین کے والد کا نام امین الدین تھا۔ دہلی میں تقریباً ۱۱۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ مفتی صدرالدین

من جوی او البعد وشجی کمدة الوجد الی جانب الحبیب الذی تنزہ تدحہ المعلی عن القدح والنسیب الذی استوعب نسبتہ صنوف المدح الذی اذا نظم خجل قلائد لقلائد واذا نثر نبط فرائد الفرائد ذو خلق عظیم و طبع کریم وسجیة سریة وھمة علیة ما من علم الا اصاب مشکلا وما من فن الا تناظر فی بحار تحقیقاتہ اما الادب فقد شید ارکانہ واما الفقہ فقد ابرم بنیانہ واما المعقول فمناد الیہ ومعول ارباب الصناعة علیہ ذخر الفضائل ذخر المآثر صدر الافاضل زین المحافل مولانا المولوی محمد صدر الدین [illegible] علی رؤس المستفیدین . اما بعد اھدا ھدایا السلام وادام اسباب الاحترام والاعظام فیھدی الی ودمشرق ومشرف ھیبة عند فقتھا النسائم مصریہ وتجلت کلمات بیض الوجود الا انھا دریة فقبلتھا مرارا وقابلتھا بالاجلال اکثارا واستنشقت منھا روائح سحیق الصندل ونظرت الی معانیھا فاذا ھی لآلی رطبة وما سواھا من المعانی جنادل واما ما فیھا من الالفاظ فھو انمق من ثمرات الالحاظ ھذا ثم ما اصف من الزمان مذ اصطلیت نیران الھجران فوالذی حیانا بمحبتک وجعلنا من صفوة احبتک انی مذ فارقتک ما اطبقت مقلتی بالنوم وما لاقت لیلتی من الیوم یسرلنا اللہ لقائک ولیسرلک تحسنی فی آخرتک ودنیاک والسلام بالوفی الکرام .

آزردہ کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور ان کے بھائیوں سے علوم کی تحصیل کی تھی۔ دہلی کالج میں مولانا مملوک علی سے پہلے عربی کے صدر مدرس تھے۔ صاحب ورق عبدالقادر خانی کے مطابق تنفیر تعلم کا شوق تھا۔ ہر بات میں اپنے استاذ کی پیروی کرتے تھے۔ نمائش و نمود کے دلدادہ تھے۔ ذرا سی بات پر جلد رنجیدہ ہو جاتے تھے۔ طول بیانی کی عادت تھی۔ اور جو کچھ لکھتے تھے سمجھتے تھے کہ [illegible]

موصوف ان بزرگوں میں سے تھے جو حزب ولی اللّٰہی کے اکابر واساطین سے استفادہ [illegible] کے بھتیجے ممدوح کو تربیت کیا گیا۔ خانوادہ ولی اللّٰہی سے مستفید تھے اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور مولانا عبدالحی نے جب تحریک احیائے دین شروع کی تو ان موصوف کی ذات گرامی اس راستے کی ایک بڑی رکاوٹ تھی۔ مولانا ئے موصوف اپنے تمام تر علم و فضل کے باوجود عملی زندگی میں رسوم و روایات کی سطح سے اپنے کو بلند نہ کر سکے۔